49688 _ خنزیر کے گوشت کی حرمت کا سبب

سوال

میرا عرب ملك سے تعلق ہے اور مالٹا میں رہائش پذیر ہوں، میں خنزیر کے گوشت کی حرمت کا سبب معلوم کرنا چاہتا ہوں، کیونکہ میرے ملازم دوست مجھ سے اس کے متعلق دریافت کرتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان کے لیے اصل یہی ہے کہ وہ اللہ کے احکامات میں اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اور جس چیز سے اللہ نے منع کیا ہے اس سے رکا جائے، چاہئے اس میں اللہ سبحانہ و تعالی کے حکم اور ممانعت کی حکمت ظاہر ہو یا ظاہر نہ ہو.

اور مسلمان کے لیے شرعی حکم سے انکار کرنا جائز نہیں، اور اگر اس حکم کی حکمت ظاہر نہ بھی ہو تو مسلمان کے لیے اس حکم کو نافذ کرنے اور اسے تسلیم اور اس پر عمل کرنے سے توقف کرنا بھی جائز نہیں ہے؛ بلکہ جب بھی نص ثابت ہو تو حلت و حرمت میں شرعی حکم کو قبول کرنا چاہیے؛ چاہے اس کی حکمت اس کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور (دیکھو) کسی مومن مرد و عورت کو اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، (یاد رکھو) اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جو بھی نافرمانی کریگا وہ صریح گمراہی میں پڑیگا الاحزاب (36).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی کچھ اس طرح ہے:

ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں اس لیے بلایا جاتا ہے کہ اللہ تعالی اور اس کا رسول ان میں فیصلہ کر دے

تو وہ کہتے ہيں كہ ہم نے سنا اور مان ليا، يہی لوگ كامياب ہونے والے ہيں النور (51).

دين اسلام ميں خنزير كا گوشت نص قرآنی كے ساتھ حرام كيا گيا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

تم پر حرام كيا گيا ہے مردار اور خون اور خنزير كا گوشت اور جس پر اللہ كے سوا دوسرے كا نام پكارا گيا ہو البقرة (173).

اور ايك دوسری آيت ميں بھی اس طرح فرمايا:

تم پر حرام كيا گيا ہے مردار اور خون اور خنزير كا گوشت اور جس پر اللہ كے سوا دوسرے كا نام پكارا گيا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جو كسی ضرب سے مر گيا ہو، اور اونچی جگہ سے گر كر مرا ہو اور جو كسی كے سينگ مارنے سے مرا ہو، اور جسے درندوں نے پھاڑ كھايا ہو، ليكن اسے تم ذبح كر ڈالو تو حرام نہيں المآئدة (3).

مسلمان كے ليے اسے كسی بھی حالت ميں تناول كرنا مباح نہيں، ليكن صرف اس ضرورت ميں جس ميں انسان كی زندگی اس كے تناول كرنے پر موقوف ہو كہ اس كے پاس كچھ نہيں اور اگر خنزير كا گوشت نہ كھائے تو مرنے كی نوبت ہو تو صرف جان بچانے كے ليے شرعی قاعدہ " ضروريات ممنوع كو مباح كر ديتی ہيں " كے مطابق تناول كر سكتا ہے.

شرعی نصوص ميں خنزير كے گوشت كی حرمت درج ذيل علت كے علاوہ كوئی علت وارد نہيں:

فرمان باری تعالى ہے:

يہ نجس ہے .

اور رجس كا اطلاق اس پر ہوتا ہے جسے شريعت اور فطرت سليمہ اسے قبيح جانے، يہی ايك علت كافی ہے، اور اس كے علاوہ ايك عام علت بھی آئی ہے جو كھانے پينے والی عام اشياء ميں ہے جو خنزير كی حرمت كی طرف ہماری راہنمائی كرتی ہے، اور وہ علت درج ذيل فرمان باری تعالى ميں بيان ہوئی ہے:

فرمان باری تعالى ہے:

اور ان کے لیے پاکیزہ اشیاء حلال کرتا اور ان پر خبیث اور گندی اشیاء حرام کرتا ہے الاعراف (157).

عموم کے لحاظ سے علت خنزیر کے گوشت کی حرمت کو بھی شامل ہے، اور یہ فائدہ دیتی ہے کہ یہ خنزیر شریعت اسلامیہ کی نظر میں من جملہ خبیث اور گندی اشیاء میں شامل ہوتا ہے.

اس مقام پر خبائث اور گندی اشیاء سے مراد وہ اشیاء ہیں جو انسان کی صحت یا اس کے مال یا اخلاق کے لیے مضر اور نقصاندہ ہیں، چنانچہ جو چیز کسی بھی اعتبار سے انسان کی زندگی کے لیے مضر ہو اور اس کے نتائج غلط ہوں تو یہ خبائث کے عموم میں شامل ہونگی.

علمی اور طبی سرچ سے ثابت ہو چکا ہے کہ سب جانوروں میں سے خنزیر ہی ایك ایسا جانور جو انسان کے جسم کے لیے نقصاندہ اور مضر جراثیم کا سٹور ہے، ان نقصانات اور بیماریوں کی فہرست بہت طویل ہے ذیل میں ہم اختصار کے ساتھ پیش کرتے ہیں:

طفیلی امراض، بیکٹیری امراض، وائرسی امراض، جرثومی امراض وغیرہ.

یہ اور دوسرے امراض اس کی دلیل ہیں کہ حکیم شارع نے خنزیر کا گوشت کھانا حرام کیا ہے تو اس میں بڑی عظیم حکمت ہے، وہ یہ کہ جان کی حفاظت کی جا سکے، جو شریعت میں ضروریات خمس میں سے ایك ہے.

مزید آپ سوال نمبر (751) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں.

اور جواب نمبر (26792) کے جواب میں تعبدی اور معقول المعنی احکام کے متعلق بہت اہم تفصیل بیان کی گئی ہے.

واللہ اعلم .